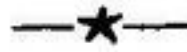


اور امامت کا منصب عطا فرمایا یہ اس دین حنیف کی خصوصیت ہے جس نے ایک بھنگے، ٹگرے، اپاہج اور چٹائی ناک والے سیاہ فام شخص حضرت عطاء بن ابی رباح کے سامنے اجلہ علم و فضل کو سرنگوں کر دیا جن کی وفات کو اہل مدینہ نے "حافیت سے عرومی" سمجھا۔ (عناوہدناۃ الاکابر العافیۃ) جن کے بارہ میں اسلامی سلطنت کے فرمانروا عبدالملک بن مروان موسم حج میں منادی کراتے تھے کہ عطار کے علاوہ کوئی اور فتویٰ نہ دے، وہ عطاء جو اہل حرمین کا امام اور فقیہ تھا، اور جنہیں مسلمانوں کے سب سے بڑے پیشوا ابوحنیفہ نے اپنے تمام اساتذہ اور شیوخ سے افضل قرار دیا۔ یہ اس روشن معدی تہذیب اور حنیفی ملت کی داستان ہے، جس کے ایک خلیفہ عمر بن عبدالعزیز نے ایک سیاہ فام لونڈی کی شکایت پر والی مصر ایوب بن شریحیل کو مانور کیا کہ میرا خط لکھتے ہی تم خود سواری کسو، خود روانہ ہو جاؤ اور اپنے سامنے اس کے گھر کی دیوار بلند کرا دو۔ گورنر نے جاکر بڑی تلاش کے بعد گنام لونڈی کا مکان معلوم کیا اور خود اپنی نگرانی میں امیر المومنین کی خواہش پوری کی۔ — تف ہے اس عقل و خود پر جو اس روشن اور تابندہ تہذیب کی عصر حاضر کی خونی اور ذلیل تہذیب سے کچھ بھی نسبت قائم کرے۔



ایک خبر ہے کہ مغربی پاکستان کے صرف ایک شہر لاہور میں ایک ماہ کے اندر پولیس کے علم میں بارہ ہزار جرائم آئے۔ پولیس کی نگاہ احتساب سے بچنے والے جرائم تو یقیناً لاکھوں سے کم نہ ہوں گے۔ یہ ایک سیاہ تصویر ہے اس معاشرے کی جو بہت تیزی سے تصور آخرت سے آزاد اور خشیت خداوندی اور ایمان کی دولت سے محروم ہوتا جا رہا ہے۔ ایسے ماحول میں جہاں نہ تو ایمانی اوصاف کو ابھارنے، بھلائیوں کی تلقین اور برائیوں سے روکنے کا خاطر خواہ انتظام ہو اور نہ معاشرہ کو ہلاکت اور تباہی سے بچانے کیلئے اسلامی حدود و تعزیرات کا قیام و اہتمام، قانون شکنی، جرائم، طغیانی اور ابا حیت کا دور دورہ کیسے نہ ہو۔ ؟ مخلوط کلبوں، عربیانی، ثقافتی تقریبات، سینماؤں، تھیٹروں، اور چلتے پھرتے قحبہ خانوں جیسی صحافت کی بنیادوں پر صالح معاشرہ کب استوار ہو سکا ہے۔ ؟

ان ظلمتوں میں اونچے ایوانوں سے روشنی کی چمک اگر نمودار ہوتی ہے، تو ہمارے قابل احترام سابق چیف جسٹس کارنیل کے بیانات کی شکل میں جو عیسائی ہو کر کبھی حدود و تعزیرات اسلام کو معاشرہ کی اصلاح کا واحد ذریعہ قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی اسلامی اقدار کے فروغ کو اس ملک کی تمام مشکلات کا حل، سچی بصیرت اور اسلام کی سچائیوں کا راسخ یقین اگر نصیب ہوا تو ایک "کافر" کو جس کے اندر سے اسلام کی روح بول رہی ہے، اپنیوں میں سے کتنے ہیں جن کا ظاہر تو مسلمان ہے